سوال

(394) ایک وقت میں دو جماعتوں کی امامت کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی نے ایک وقت میں دو جماعت کے ساتھ امامت کرائی نماز جماعت ثانیہ خلف اس کے رواد صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رواد صحیح ہے بموجب ان حدیثوں کے کہ جو بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکور ہیں۔

فی المشکوٰۃ عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یاتی قومہ فیصلی بہم متفق علیہ وعنہ رضی اللہ عنہ قلا کان معاذ یصلی مع النبی علی اللہ علیہ العشاء ثم یرجع الی قومہ فیصلی بہم العشاء وہی لہ نافلة رواہ البخاری والبیہقی اقول الاظہر الانسب ارجا، انصمیر اے الاقرب ففیھم منہ صحة اقتداء المفترض بالمنتقل کما ہوا المعمول عند المتامل فعلیک بالانصاف فانہ من خیر الاوصاف قال النووی فی ہذا الحدیث جواز صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل لان معاذاً کان یصلی الفریضة مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقط فرضہ ثم یصلی مرة ثانیة بقومہ ہی لہ تطوع ولہم فریضة وقد جاء بکذا مصر حابہ فی غیر مسلم وہذا جائز عند الشافعی وآخرین رحمہم اللہ تعالیٰ استدلالا بہذا الحدیث والتاویلات ودعادی لا اصل لہا فلا یترک بہا ظاہر الحدیث قال صاحب التوضیح صلوٰۃ معاذ لقومہ فیہ دلالة علی صحة صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل الخ فی المرقاة قال القاضی الحدیث یدل علی جواز اقتداء المفترض بالمتنفل فان من اوی فرضا ثم اعادیقع المعاد نفلا قال ابن المبارک وبہ قال الشافعی الخ فی المشکوٰۃ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بالناس صلوٰۃ الظہر فی الخوف ببطن نخل فصلی بطائفہ رکعتین ثم سلم ثم جاء طائفة اخری فصلی بہم رکعتین ثم سلم رواہ فی شرح السنة فی المرقاة لا اشکال فی ظاہر الحدیث علی مقتضے مذہب الشافعی رحمة اللہ علیہ فانہ محمول علی حالة القصر وصلی بالطائفة الثانیہ لقلا الخ قال النووی وکان صلی اللہ علیہ وسلم متنفلا فی الثانیة وہم مفترضون وبہ استدلال الشافعی واصحابہ علی جواز صلوٰۃ المفترض خلف المتنفل وحکوہ عن الحسن بصری انتہیٰ موجزا اقول وہکذا افادہ السید فی شرح المشکوٰۃ وہذا ہوا المرام لما فی الصحیحین وغیر ہما فی المقام فکانت لہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان کما یظہر صریحا من سنن ابی داؤد وتکمیل تفصیل المقال لا یلیق، بتعلیل تقلیل المجال والتضییق واللہ اعلم بالصواب (حررہ محمد نذیر حسین عفی عنہ، فتاویٰ نذیریہ جلد ا ص ۳۲۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

[کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 214-215](#)

محدث فتویٰ